بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا مٹن چستہ (Muttonchusta) کھانا جائز ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا مٹن چستہ (Muttonchusta) کھانا جائز ہے؟

جواب

مٹن چستہ (Muttonchusta) دراصل بکرے کے نظامِ ہضم (DigestiveSystem) یعنی بڑی آنت (Large Intestine) کا آخری تیسرا حصہ ہوتا ہے۔ بعض اوقات اس میں اضافی چربی یا قیمہ / گوشت بھر کر تیار کیا جاتا ہے۔

مٹن چستہ (Muttonchusta) کھانا جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ جانور کی آنت کا حصہ ہے۔ اور حلال جانور کی آنتیں کھانا مکروہ تحریمی ناجائزوگناہ ہے، کیونکہ آنتیں جانور کی نجاست وگندگی جمع ہونے کی جگہ ہے، لہذا جس طرح حدیث پاک میں مثانے کو مکروہ قرار دیا گیا کہ یہ پیشاپ جیسی گندی چیز جمع ہونے کی جگہ ہے، اسی علت کی بنیاد پر آنتیں بھی مکروہ ہوں گی کہ یہ بھی گندگی و نجاست جمع ہونے کی جگہ ہے۔ اور ایسی چیز عند الشرع خبیث شمار ہوتی ہے کہ نفیس طبیعت اس سے گھن کھاتی ہے۔ اور قرآن وحدیث اور فقہاء کرام کے اقوال کی تصریحات کے مطابق خبیث اشیاء کھانا جائز نہیں۔

مسئلہ سے متعلق حوالہ جات درج ذیل ہیں:

چستہ بڑی آنت (LargeIntestine) کا حصہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ فیروز اللغات میں ہے: **"چُستہ (چُس-تَہ): بڑی آنت کا آخری تیسرا حصہ"**۔ (فیروز اللغات، صفحہ 527، مطبوعہ فیروز سنز، لاہور)

خبیث چیزوں کی حرمت قرآن پاک سے ثابت ہے۔ جیسا کہ رب ذوالجلال ارشاد فرماتا ہے ﴿وَ یُحَرِّمُ عَلَیۡهِمُ الۡخَبٰٓئِثَ﴾ ترجمہ کنز العرفان: اور گندی چیزیں ان پر حرام کرتے ہیں۔ (القرآن الکریم، پارہ 09، سورۃ الاعراف، آیت: 157)

حدیث پاک میں مثانے کو مکروہ قرار دیا گیا۔ چنانچہ مصنف عبد الرزاق، السنن الکبری للبیھقی، المھذب فی اختصار الکبیر وغیرہ کتب حدیث میں ہے: واللفظ للاول "عن مجاهد قال: كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم "يكره من الشاة سبعا: الدم، والحيا، والأنثيين، والغدة، والذكر، والمثانة، والمرارة، وكان يستحب من الشاة مقدمها" **یعنی: حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکری کے سات حصوں کو ناپسند فرماتے تھے خون، حیا (مادہ جانور کی شرم گاہ)، خصیتین، غدود، ذکر (نر جانور کا عضو تناسل)، مثانہ اور پِتّا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بکری کے اگلے حصے (دستی کے گوشت) کو پسند فرمایا کرتے تھے۔** (مصنف عبد الرزاق، جلد 4، صفحہ 535، حدیث: 8771، مطبوعہ توزیع المکتب الاسلامی، بیروت)

شرح مختصر الکرخی للقدوری میں ہے : "قال أبو حنیفة: الدم حرام، وأکرہ المیتة؛ وذلك لقوله تعالى: ﴿**حرمت علیکم المیتة و الدم**﴾ [المائدة: ٣]، فلما تناول النص الدم، قطع بتحریمه وکره ماسواه؛ لأنه مما تستخبثه الأنفس وتکرهه، وهذا المعنی سبب الکراهیة؛ لقوله تعالى: ﴿**ویحرم علیهم الخبائث**﴾ [الأعراف: ١٥٧]" یعنی : امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں : خون حرام ہے ، اور میں مردار (کے بعض اجزاء) کو مکروہ سمجھتا ہوں؛ اس کی وجہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے : (تم پر مردار اور خون حرام کیے گئے ہیں) (المائدہ : 3) ۔ چونکہ نصِ قرآنی نے خون کو صراحتاً بیان کیا ہے ، اس لیے اس کی حرمت قطعی ہے ، اور اس کے علاوہ جو چیزیں اس کے تحت آتی ہیں ، ان کو مکروہ قرار دیا گیا؛ کیونکہ وہ ایسی (**خبیث) چیزیں ہیں جنہیں انسانی فطرت ناپسند کرتی اور گھن کھاتی ہے** ۔ اور یہی معنیٰ (یعنی طبعی کراہت) ناپسندیدگی کی وجہ ہے ، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے : (اور گندی چیزیں ان پر حرام کرتے ہیں) (الأعراف : 157) ۔ (شرح مختصر الکرخی للقدوری ، جلد 6، صفحہ 299، مطبوعہ دار اسفار ، کویت)

درمختار میں ہے : "والخبیث ما تستخبثه الطباع السلیمة" یعنی : اور خبیث وہ چیز ہے جسے صحیح طبائع ناپسند کرتی ہیں ۔ (درمختار ، جلد 6، صفحہ 305، مطبوعہ دار الفکر ، بیروت)

اس کے تحت ردالمحتار میں ہے : (قوله: والخبیث إلخ) قال في معراج الدرایة: أجمع العلماء على أن المستخبثات حرام بالنص وهو قوله تعالى: {وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَٰٓئِثَ}" یعنی: مصنف کا قول "والخبیث إلخ "معراج الدرایہ میں فرمایا کہ : تمام علماء کا اجماع ہے کہ خبیث چیزیں نص قرآنی {وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَٰٓئِثَ} کی وجہ سے حرام ہیں ۔ (ردالمحتار ، جلد 6، صفحہ 305، مطبوعہ دار الفکر ، بیروت ، ملتقطا)

اور حلال جانور کی آنتیں کھانا مکروہ تحریمی ناجائز و گناہ ہے ، کیونکہ آنتیں جانور کی نجاست و گندگی جمع ہونے کی جگہ ہے ۔ جیسا کہ سیدی اعلیٰ حضرت ، امام اہل سنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن لکھتے ہیں : "آنت کھانے کی چیز نہیں پھینک دینے کی چیز ہے " ۔ (فتاوی رضویہ ، جلد 20، صفحہ 457، مطبوعہ ، رضا فاؤنڈیشن ، لاہور)

ایک اور مقام پر ، امام اہل سنت تفصیلی گفتگو کرتے ہوئے فرماتے ہیں : "اہل علم پر مُستتر (پوشیدہ) نہیں کہ استدلال بالفحوی (مفہوم سے دلیل لینا) یا اجرائے علتِ منصوصہ (شریعت میں بیان کردہ علت کو دوسری جگہ لاگو کرنا) خاصہ مجتہد (صرف مجتہد کا اختیار) نہیں ، کمانص علیه العلامة الطحطاوی تبعاً لمن تقدمه من الأعلام - اور یہاں خود امام مذہب (امام ابو حنیفہ) رضی اللہ عنہ نے اشیاءِ ستہ (حدیث میں بیان کردہ چھ مکروہ چیزوں) کی علتِ کراہت پر نص فرمائی (یعنی مکروہ ہونے کی وجہ خود یہ بیان فرمائی) کہ "خباثت" (گندگی و ناپسندیدگی) ہے ۔

اب فقیر ، متوکلاً علی اللہ تعالیٰ (اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرتے ہوئے) ، کوئی محل شک (شک کی جگہ) نہیں جانتا کہ ۔ ۔ ۔ کرش یعنی اوجھڑی ، امعاء یعنی آنتیں بھی اس حکمِ کراہت میں داخل ہیں ۔ بیشک ۔ ۔ ۔ کرش (اوجھڑی) و امعاء (آنتیں) مثانہ سے اگر خباثت (گندگی) میں زائد (زیادہ) نہیں تو کسی طرح کم بھی نہیں ۔ ۔ ۔ مثانہ اگر معدن بول (پیشاب ٹھہرنے کی جگہ) ہے ، شکنبہ و رودہ مخزن فرث ہے (یعنی

اوجھڑی اور آنتیں گوبر جمع ہونے کی جگہیں ہیں) اب چاہے اسے دلالۃ النص (نص کی دلالت / اشارہ) سمجھیے، خواہ اجرائے علتِ منصوصہ (شریعت کی بیان کردہ وجہ کو دوسری جگہ لاگو کرنا)۔ (فتاوی رضویہ، جلد20، صفحہ 238 تا 239، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

مفتی جلال الدین امجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی سے سوال کیا گیا کہ "اوجھڑی اور آنتیں کھانا درست ہے یا نہیں" تو آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا "اوجھڑی اور آنتیں کھانا درست نہیں اللہ تعالی کا ارشاد ہے: وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم خبائث یعنی گندی چیزیں حرام فرمائیں گے اور خباثت سے مراد وہ چیزیں ہیں جن سے سلیم الطبع لوگ گھن کریں اور انہیں گندی جانیں۔ (فتاوی فیض الرسول، جلد2، صفحہ 379، مطبوعہ اکبر بک سیلرز، لاھور)

علماء نے آنتوں کی کراہت جلالہ جانور کے گوشت کی کراہت کے مثل بھی قرار دی ہے چنانچہ فتاوی امجدیہ میں مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں: "آنتیں مکروہ تحریمی ہیں اور علت وہی ہے جو لحمِ جلالہ کی حرمت میں ہے۔ حدیث میں ہے: نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن أکل الجلالۃ وألبانھا- غلیظ خوار (گندگی کھانے والے) جانور کے گوشت اور دودھ سے منع فرمایا۔ اور آنتیں خود معدن نجاست ہیں۔ (فتاوی امجدیہ، جلد3، صفحہ 299، مطبوعہ دار العلوم امجدیہ، مکتبہ رضویہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: محمد ساجد عطاری

مصدق: مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

فتوی نمبر: NRL-0453

تاریخ اجراء: 17 رجب المرجب 1447ھ/07 جنوری 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net